125

٢١/٣/٢٠ھ
١٠

٩٣/٢٦٥

راشد

سوال:

کیا فرماتے ہیں، مفتیان عظام و محققین مسائل فقہیہ، اس مسئلہ کے بارے میں کہ

گاؤں میں شرائط جمعہ کے فوت ہونے کے باوجود پہلے سے جاری شدہ نماز جمعہ کو جاری رکھنے اور بند کرنے کے متعلق فتاوی محمودیہ اور کفایت المفتی کے مابین تعارض پایا جا رہا ہے۔

چنانچہ فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی محمودیہ، ٨/١٧٨، میں فرماتے ہیں،

"حنفیہ کا مسلک اس مسئلہ میں بالکل صاف ہے۔۔۔۔الخ جس مقام پر جمعہ درست نہیں وہاں ظہر کی نماز باجماعت ادا کی جائے۔ جمعہ پڑھنے سے وہاں فریضۂ ظہر ذمہ سے ساقط نہیں ہوگا: "لو صلوا في القرى، لزمهم أداء الظهر، اھ" شامی: ١/٥٤٩ (؟)۔ جمعہ پڑھ کر احتیاط الظہر پڑھنا لوگوں کو شبہ میں ڈالنا ہے، کہ ایک دن میں اور ایک وقت میں دو فرض ہیں: ایک جمعہ دوسرا فرض، اس لئے اس سے کلیۃً اجتناب کرنا چاہیے۔۔۔۔الخ جمعہ ایسی جگہ جہاں شرائط موجود نہ ہوں، نہ پڑھے، اگر مجبور کیا جائے تو یہ کہہ کر: جمعہ درست نہیں، ۔۔۔الخ غلط طریقہ ہرگز اختیار نہ کیا جائے"

اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی "کفایت المفتی، ٣/٢٣٤، تا ٢٣٨، جواب نمبر ٣٦٣، میں ذکر فرماتے ہیں:

"اس مقام پر پہلے سے جمعہ قائم تھا تو اب اس کو بند کرنا نہیں چاہیے، جمعہ کی نماز بدستور پڑھتے رہیں"

اسی طرح جواب نمبر ٣٦٥، میں ہے کہ:

"جن بستیوں میں قدیم سے جمعہ پڑھا جاتا ہے اور جمعہ چھوڑنے سے لوگ نماز پنج وقتہ بھی چھوڑ دیتے ہیں، ایسی بستیوں میں جمعہ پڑھنا چاہیے، تاکہ اسلام کی رونق اور شوکت قائم رہے۔۔۔۔۔ الیٰ آخرہ"

اور جواب نمبر ٣٦٦، میں مذکور ہے،

"جہالت کی یہ حیثیت جو سوال میں مذکور ہے ۔۔۔۔۔ الخ بالخصوص

جاری

عرصہ دراز سے قائم شدہ جمعہ بند کرنا مفاسد کثیرہ کا موجب ہے، اس لئے، اس کو بند کرنا مصالح شرعیہ کے منافی ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ"

مذکورہ دونوں تعارض کے درمیان تطبیق، اور حل کے متعلق آپ حضرات کیا فرماتے ہیں؟

(المستفتی محمد نصیر دیامیری المتخصص بجامعہ تراث الاسلام)
0322-2384797

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

چھوٹی بستی میں احناف کے نزدیک نماز جمعہ ادا کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر وہاں پہلے سے نماز جمعہ ادا کی جا رہی ہو تو اس کو بند کروا کے نماز ظہر ادا کرنا ضروری ہے، یہ مسئلہ تمام کتب فقہیہ میں پوری طرح مصرح ہے جیسا کہ اہل علم حضرات اس سے بخوبی واقف ہیں، اور اسی کے مطابق تمام اکابر علمائے دیوبند کے فتاوی ہیں، ملاحظہ ہو: امداد الفتاوی: ۱/۳۶۶، امداد الاحکام: ۱/۶۰۷، احسن الفتاوی: ۴/۱۳۲، فتاوی دار العلوم دیوبند: ۵/۹۹، فتاوی رشیدیہ: ۳۲۵، عزیز الفتاوی: ص ۲۹۳، امداد المفتین ص ۳۲۸، فتاوی رحیمیہ: ۶/۱۲۱، فتاوی حقانیہ: ۳/۳۸۲، فتاوی محمودیہ: ۸/۱۴۸ وغیرہ۔

چنانچہ کفایت المفتی میں مذکور درج ذیل مسئلہ حضرت کے توسع اور انفرادی رائے شمار کیا جائے گا، جیسا کہ خود انہوں نے بھی اپنے ایک فتوے میں اشارہ کیا ہے: چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

قلت: هذا وإن كان غير موافق لما عليه الحنفية ولكنه أشد موافقة لمصالح الإسلامية الاجتماعية خصوصاً في هذا القطر و في هذا الزمان، فإن أعداء الإسلام يظفرون بمقاصدهم المشئومة في قرى لا تقام فيها الجمعة...... الخ (كفاية المفتي: ۳/۲۵۱، دار الاشاعت) فقط

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
بالجامعۃ الفاروقیۃ کراتشی
۲/۳/۳۱ھ

الجواب صحیح
محمد یوسف افشانی
۲/۳/۳۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲/۳/۱۴۳۱ھ

جامعہ فاروقیہ کراچی
دار الافتاء